مفتی عارف محمود☆　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　آخری قسط

کریڈٹ کارڈ۔ تعارف اور فقہی جائزہ

کریڈٹ کارڈ کے عدم جواز پر علماء کی آراء: اس بارے میں بھی اپنی طرف سے کوئی تحقیق پیش کرنے کے بجائے میں انہی علماء حضرات کی آراء اور تحقیق کو پیش کرنا زیادہ مناسب سمجھتا ہوں جنہوں نے اس کے عدم جواز پر مفصل کلام کیا ہے۔ ہمارے نزدیک ان علماء کی رائے زیادہ صائب ہے جو کریڈٹ کے عدم جواز کے قائل ہیں، دو وجوہات سے :۱۔ ایک تو صلب عقد میں سود کی شرط کے پیشِ نظر ۲۔ دوسرے تعامل کی وجہ سے کہ کارڈ لینے کے بعد اکثر لوگ سود میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر وہبہ زحیلی نے لکھا ہے کہ جس معاہدہ پر کارڈ ہولڈر اور بینک دستخط کرتے ہیں وہ فاسد ہے کیوں کہ اس میں فاسد شرط پائی جاتی ہے، وہ یہ کہ وقت متعینہ پر رقم کی ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں اضافی رقم دینی ہوگی اور جس نے فاسد معاہدہ طے کیا وہ صرف طے کرنے ہی سے گناہ گار ہو جاتا ہے، چاہیے حامل کارڈ ''سود'' دے یا نہ دے، اس لیے کہ جمہور کے نزدیک مالی لین دین میں فاسد شرط اس کو فاسد کر دیتی ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے حنابلہ کے مذہب کا ذکر بھی کیا ہے کہ ان کے نزدیک شرط فاسد سے عقد فاسد نہیں ہوتا، عقد صحیح ہوتا اور شرط خود فاسد ہو جاتی ہے، جب کہ مروجہ اسلامی بینکوں کے سلسلہ میں بعض حضرات نے حنابلہ کے مسلک کو پیش نظر رکھ کر جواز کے قول کو اختیار کیا ہے اور مسلم شریف میں وارد: '' من اشترط شرطاً لیس في کتاب اللّٰہ فھو باطل و إن کان مائۃ شرط''. اور صحیحین میں وارد حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے استدلال بھی کیا ہے، لیکن چوں کہ یہ سب معاملات سودی ہیں، یا کم از کم شبہ ربا موجود ہے، اس لیے جمہور ہی کا قول احوط اور اسلم ہے۔ پھر ظاہر سی بات ہے کہ بینک کا مقصد صرف اور صرف نفع کمانا ہے، لوگوں کو خاص طور سے مسلمانوں کو سہولیات فراہم کرنا اس کا مقصد اوّلین نہیں، چناں چہ نفع کمانے کے لیے بینک نے طرح طرح کے حیلے ایجاد کر رکھے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔ ڈاکٹر زحیلی صاحب کریڈٹ کارڈ کے شرعی حکم کے تحت رقم طراز ہیں کہ اس کارڈ کے ذریعہ لین دین حرام ہے، اس لیے کہ یہ سودی قرضہ کے معاہدہ پر مشتمل ہوتا ہے اس کا حامل اسے قسط وار سودی فائدے کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ (۹۴)

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کریڈٹ کارڈ وغیرہ میں جو مقررہ مدت کے بعد زائد سودی رقم وصول کی جاتی ہے اس کے بارے میں لکھتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ پندرہ روز کی مدت (بعض جگہ ایک مہینہ یا چالیس دن کی مدت) کے بعد ادائیگی کی صورت میں جو زائد رقم ادا کی جاتی ہے وہ سود ہے، سود خور کی نفسیات یہی رہی ہے کہ پہلے قرض دو تا کہ لوگ ہنسی خوشی نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر اسے لے لیں اور جب وقت پر ادا نہ کر سکے تو زائد ادائیگی کی شرط پر مہلت دے دو، زمانہ جاہلیت میں ربا کا یہی طریقہ کار مروج تھا جسے ربا نسیئہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مزید لکھتے ہیں کہ اس لیے حقیقت یہ ہے کہ قرض پر لی جانے والی زائد رقم سود میں داخل ہے، سود کا لینا بھی حرام ہے اور دینا بھی، اس لیے کریڈٹ کارڈ کا حاصل

کرنا اصولی طور پر جائز نہیں ہے اور اس سے جو جائز سہولتیں متعلق ہیں وہ ڈیبٹ کارڈ سے حاصل ہو جاتی ہیں، اس لیے عام حالت میں اس کارڈ کے حصول کو ضرورت قرار نہیں دیا جا سکتا ہے، یہ خیال ہو سکتا ہے کہ اگر پندرہ دنوں کے اندر ہی رقم ادا کر دی جائے جس پر کوئی سود نہیں لیا جاتا تو اس لحاظ سے اسے جائز ہونا چاہیے، لیکن یہ بات درست نظر نہیں آتی، کیوں کسی معاملے کے جائز ہونے اور نہ ہونے کا مدار صرف نتیجہ پر نہیں ہوتا، بلکہ معاملہ طے پانے کی کیفیت پر ہوتا ہے، یہاں صورتِ حال یہ ہے کہ کریڈٹ کارڈ کا حامل اور بینک آپس میں معاہدہ کرتے ہیں کہ ایک خاص مدت کے بعد قرض واپس کرتے ہوئے سود بھی ادا کرنا ہوگا، گویا معاملہ میں سود کا لین دین شروع سے شامل ہے اس لیے یہ معاملہ اپنے آغاز ہی سے نادرست قرار پائے گا۔ مولانا رحمانی صاحب نے مزید لکھا ہے کہ آج کل کاروبار کے دائرے کے وسیع ہو جانے کی وجہ سے بینک کے مختلف کارڈ کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے، مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس سلسلہ میں شرعی احکام وحدود کو ملحوظ رکھیں۔ (۹۵)

مفتی اعظم تیونس شیخ محمد مختار سلامی صاحب کریڈٹ کارڈ کی حرمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس قسم کو اکثر معاصر فقہاء نے حرام قرار دیا ہے، لیکن بعض فقہاء نے اس صورت کو حرمت سے مستثنیٰ قرار دیا ہے کہ جب صاحب کارڈ یہ التزام کرے کہ وہ مطلوبہ رقم یکمشت اور وقت پر جمع کرے گا، کیوں کہ وہ اس عزم سے شرط کو ساقط کر دینے والا ہوگا اور شرط ساقط ہونے پر معاملہ درست ہوتا ہے، اس لیے جس بنیاد پر یہ صورت حرام قرار پاتی ہے وہ ہے تاخیر سے رقم کی ادائیگی میں سود کا عائد کیا جانا جو یہاں متحقق نہیں ہوتی۔ لیکن میری رائے اس کے برعکس ہے، میرے خیال میں چوں کہ اس صورت میں کارڈ ہولڈر کو عقد کے وقت ہی معلوم ہوتا ہے کہ تاخیر کی صورت میں اس کو اضافی سود ادا کرنا ہوگا، کیوں کہ یہاں ثمن میں سود کی شرط ہے، اس لیے یہ حرام ہے، اسی طرح صاحب کارڈ کے التزام کا معاملہ غیر معلوم ہے، کیوں کہ مستقبل میں وہ اسے پورا کر پائے یا نہ کر پائے، یہ معلوم نہیں، اس لیے کہ مطالبہ کے وقت فی الفور رقم کی ادائیگی اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب اس کے پاس اتنی رقم مہیا ہو اور وہ حتمی صورت میں اتنی رقم کا مالک نہیں ہے، کیوں کہ رقم ابھی غیر موجود ہے۔ (۹۶)

ان حضرات کے علاوہ پروفیسر عبدالمجید سوسوہ، پروفیسر الصدیق محمد الامین الضریر، فقہ اکیڈمی ہند اور اس کے اراکین میں سے دارالعلوم ندوۃ العلماء کے استاذ مولانا محمد اعظم ندوی، المعہد الإسلامی حیدرآباد ہند کے شعبہ علمی کے رفیق مفتی سید اسرار الحق سبیلی، جامعہ مظہر العلوم بنارس یوپی کے استاذ مولانا خورشید انور اعظمی، دارالعلوم ندوۃ العلماء کے استاذ تفسیر وفقہ مولانا برہان الدین سنبھلی، مولانا زبیر احمد قاسمی، مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری پٹنہ کے قاضی مولانا عبدالجلیل قاسمی، مولانا عبداللطیف پالنپوری (۹۷) اور پاکستان کے علماء میں مفتی عبدالواحد صاحب (لاہور) وغیرہ نے مذکورہ معاملہ کو مقرر مدت پر رقم ادا نہ کرنے کی صورت میں اضافہ کی شرط فاسد کی وجہ سے عقد کو فاسد، جب کہ صلب عقد میں سود کے مشروط ہونے اور کریڈٹ کارڈ حاصل کرنے والوں کی اکثریت کے سود میں مبتلاء ہونے کے تعامل کی وجہ سے کریڈٹ کارڈ کو ناجائز اور حرام قرار دیا ہے۔ واللہ أعلم بالصواب۔

(۱) العثماني، المفتي محمدتقی حفظه الله، انعام الباری، کتاب الحوالات، کریڈٹ کارڈ: ٦ /٤٩١، ٤٩٢،

مکتبة الحراء کراتشي.

(٢) مجلّة مجمع الفقه الإسلامي، بطاقات الائتمان، نبذة تاريخية للبطاقات المصرفية: ٨ /١٠٦٣، ١٠٦٤، جده.

(٣) بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام، فقہ اکیڈمی، انڈیا، سوالنامہ، ص:١٥، دارالاشاعت کراچی، ٢٠٠٨م۔

(۴) حوالا سابق، ص:٨٣۔

(٥) الزحيلي، وهبة مصطفى، بطاقات الائتمان، تحت عنوان: "تقديم"، ص: ١، بحث ومحاظرة ألقاهالدورته الخامس عشرفي مسقط(سلطنة عمان) ٢٠٠٤م.

(٦) مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام، اسلامی فقہ اکیڈمی، انڈیا، ص:١١٩، ١٢١، درالاشاعت کراچی ٢٠٠٨ء۔

(٧) الوثائق، الوثيقة (رقم: ١)بحث عن بطاقات الائتمان المصرفية والتكييف الشرعي المعمول به، في بيت التمويل الكويتي، اعداد: مركزتطويرالخدمة المصرفية، بيت التمويل الكويتي، بحث منشورفي مجلة مجمع الفقه الإسلامى بجدة: ٧ /٣٤٣.

(٨) أبو زيد،بكر بن عبد الله،بحث عن بطاقة الائتمان،ص:٤،٥،الطبعة الثانية:١٤١٧ه،السعودية.

(٩) بطاقات الائتمان للدكتورمحمدعلى القري بن عيد، نبذة تاريخية، بحث منشورفي مجلة المجمع الفقه الإسلامي بجده: ٧ /٢٩٣.

(١٠) بطاقات الائتمان البنكية في الفقه الإسلامي، ص: ٨، جامعة النجاح الوطنية، نابلس فلسطين، ٢٠٠٧م.

(١١) دیکھیے: کریڈٹ کارڈ کے شرعی احکام، مولانا محمد اسامہ، ص:٣١، ٣٢، دارالاشاعت کراچی، کریڈٹ کارڈ، تاریخ، تعارف، شرعی حیثیت، ڈاکٹر شاہتاز:١۴، اسکالرز اکیڈمی، گلشن اقبال کراچی ١٩٩٨ء۔

(١٢) القري، محمدعلي بن عيد، بطاقات الائتمان: ٢، مجلة مجمع الفقه الإسلامي: ٧ /٤٩٣، ٢٩٤، جده.

(١٣) بطاقات الائتمان البنكية في الفقه الإسلامي، ص:٨.

(١٤) بطاقات الائتمان للدكتور علي القري، ص: ٢، مجلةمجمع الفقه الإسلامي: ٧ /٢٩٤.

(١٥) بطاقات الائتمان لفتحى شوكت، ص: ٤.

(١٦) بطاقات الائتمان للدكتورعلي القري، ص: ٣.

(١٧) بطاقات الائتمان لفتحى شوكت، ص: ٨.

(١٨) بحث عن بطاقات الائتمان المصرفية والتكييف الشرعي المعمول به، في بيت التمويل الكويتي،

اعداد: مركز تطوير الخدمة المصرفية، بيت التمويل

الكويتي، بحث منشورفي مجلة مجمع الفقه الإسلامى بجدة: ٧ /٣٤٥.

(١٩) بطاقات الائتمان للدكتورعلي القري، ص: ٣، مجلّة مجمع الفقه الإسلامي: ٧ /٢٩٤.

(٢٠) بطاقة الائتمانلبكر بن عبد الله،ص:٥، وبطاقات الائتمان المصرفية والتكييف الشرعي المعمول به، في بيت التمويل الكويتي،ص:٥.

(٢١) بطاقة الائتمان البنكية فيالفقه الإسلامي، ص: ٢٦.

(٢٢) البطاقات البنكية للدكتورأبي سليمان عبدالوهاب ،المصدرون للبطاقات عالمياً، ص: ٣٤، دارالقلم دمشق٢٠٠٣ م، ١٤٢٤ھ.

(٢٣) المرجع السابق،ص:٣٦.

(٢٤) الأفريقي،ابن منظور،لسان العرب،تحت مادةب ت ق :١٠١/١،قديمى كراتشي.

(٢٥) البطاقات الائتمانية،تعريفها وأخذالرسوم على إصدارهاوالسحب النقدى بها:٢،١.

(٢٦) البطاقات الدائنية للعصيمي:٩٥.

The Concise Oxford Dictionoey(Printed in U.S.A Cretid Card PO272(27)

بحوالہ:البطاقات البنكية للدكتور

عبدالوهاب:٢٠.

(٢٨) المرجع السابق.

(٢٩) البطاقات الائتمانية للدكتورصالح بن محمدالفوزان ،ص:٢.

(٣٠)محيط المحيط لبطرس البستاني،ص:١٧،مكتبة لبنان بيروت.

(٣١)النظرية الاقتصادية ، أحمد جامع :٢ /٢٤ ، دارالنهضة العربية ،القاهرة.

(٣٢)موسوعة المصطلحات الاقتصادية،ص:٣،مكتبة القاهرة الحديثية.

(٣٣)مجلة مجمع الفقه الإسلامي، ع ١٢، ج:٣:٦٧٦.

(٣٤)البطاقات البنكية:٦٦.

(٣٥)بطاقات الائتمان البنكية:٢٢.

(٣٦)بطاقات الائتمان المصرفية(بيت التمويل الكويتي)مجلة المجمع:٧ /٣٤٧.

(٣٧)البطاقات الائتمان البنكية ،للدكتورعبدالوهاب أبي سليمان،ص:٦٧.

(٣٨)بطاقات الائتمان للزحيلي: ١٠.

(٣٩) بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام،ص:٥٠۔

(٤٠)بطاقات الائتمان البنكية في الفقه الإسلامي،ص: ٨١.

(٤١)بطاقة الائتمان للضرير،ص: ١١،مجلة مجمع الفقه الإسلامي: ١٢ /١٤٣١.

(٤٢)بطاقات الائمان للقري،مجلة المجمع: ٧ /٣٠٦، و بطاقات الائتمان البنكية،ص: ٨٠.

(٤٣) بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام،ص:١٥١،١٥٣۔

(٤٤)بطاقات الائتمان للزحيلي ،ص: ٧ ، بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام،ص:١٥١،١٥٣۔

(٤٥) بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام،ص:٢٥،٢٦٢،٢٤،١٤٠،٨٦،١٨٠،١٨١،٢٥١۔

(٤٦)انعام الباری،کتاب الحوالات:٦/٤٩١-٤٩٥۔

(٤٧)مجلة مجمع الفقه الإسلامي، ع ١٥: ٣ /٧٧.

(٤٨) بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام،ص:٦٧۔

(٤٩) حوالہ سابق،ص:٢٥،٢٤٥۔اس بارے میں مزید اقوال اور دلائل راقم کی اس موضوع پر عنقریب طبع ہونے والی کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔

(٥٠)بطاقات الائتمان،ص: ٥٩.

(٥١)البطاقات البنكية،ص: ١٣٦.

(٥٢)مجلة مجمع الفقه الإسلامي ، ع ١٢، : ٣ /٥٦٧.

(٥٣)قلعة جي،المعاملات المالية المعاصرة: ١١٧.

(٥٤)شرح منتهى الإرادات: ٢ /٢٢٤.

(٥٥)الدر المختار مع حاشية ابن عابدين ، كتاب البيوع،فصل في القرض: ٧ /٤٠٦،دار المعرفة.

(٥٦)الدكتور نزيه حماد،عقد القرض في الشريعة الإسلامية،الفصل الثاني: ٤١-٤٥،دار القلم،دمشق.

(٥٧)مجلة مجمع الفقه الإسلامي، ع: ٧: ١ /٦٥١.

(٥٨)المرجع السابق: ١ /٦٥١.

(٥٩)الجوانب الشرعية والمصرفية،ص: ٥٦.

(٦٠)مجلة مجمع الفقه الإسلامی: ١ /٦٦٨.

(٦١)المرجع السابق: ١/٦٥٧.

(٦٢)حاشية ابن عابدين ،كتاب الحوالة: ١١ /٤٣٢ دار الفكر.

(٦٣)المعاملات المالية المعاصرة:١١٦.

(٦٤)المرجع السابق.

(٦٥)مجلة مجمع الفقه الإسلامي ، ع ٧ ، ١ / ٦٦٤.

(٦٦)بطاقات الائتمان البنيكة،ص:٩٠.

(٦٧)الزيلعي ،فخرالدين عثمان بن علي ،تبيين الحقائق شرح كنزالدقائق ، كتاب الوكالة:٥ /٢٩٧،دارالكتب العلمية.

(٦٨)المرجع السابق،ص:٢٩٨،البطاقات البنكية ،ص : ١٩٩، ٢٠٠.

(٦٩)المصري،رفيق يونس،مجلة مجمع الفقه الإسلامي، الدورة :٧، ع ٧، : ١/ ٦٨٢ ، ١٩٩٢م.

(٧٠) المرجع السابق : ١ / ٦٦٨.

(٧١)المرجع السابق،ع ١٢،:٣/٦٥٨.

(٧٢)الاختيارلتعليل المختار:٢ /٣.

(٧٣)محمد عبد الحليم : الجوانب الشرعية والمصرفية ،ص :٥٤.

(٧٤)الدسوقي:حاشية الدسوقي على الشرح الكبير :٣/ ٣٢٥.

(٧٥)مجلة مجمع الفقه الإسلامي ،ع:١٢،: ٣/ ٥.

(٧٦) الاختيار :٣/٥.

(۷۷)(٧٧)بطاقات الائتمان البنكية في الفقه الإسلامي ،ص:٩١،٩٢. مزید تفصیل کے لیے راقم کی اس موضوع پر عنقریب طبع ہونے والی کتاب ملاحظہ فرمائیں۔

(٨٧) مجلة مجمع الفقه الإسلامي ،عدد٧:١/ ٦٧٢.

(٧٩) المرجع السابق ،عدد٨ :٢/٦٤٤.

(٨٠)بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے احکام،ص:۱۵۹،۱۶۰،۲۴۵۔

(٨١)تبيين الحقائق :٤/ ٢٨١ دار المعرفة بيروت.

(٨٢)مجلة مجمع الفقه الإسلامي ،عدد٨:٢/ ٦٦٤.

(٨٣) بطاقات الائمتان البنكية في الفقه الإسلامي ،ص: ٩٣.

(٨٤) حماد نزيه، قضايا فقهية معاصرة،ص:١٤٦.

(٨٥) عمر، محمد عبد الحليم : الجوانب الشرعية ،ص: ٥٧.

(٨٦) مجلة ،مجمع الفقه الإسلامي ،عدد ١٢ ،٣/ ٦٦٠،٦٢٨.

(۸۷) بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام، ص:۱۹۳، ۲۱۸، ۲۳۷۔

(۸۸) حاشية الصاوي على الشرح الصغير على أقرب المسالك مع الشرح الصغير: ۳/ ٤٤٢.

(۸۹) الاشراف على مذاهب أهل العلم: ۱/ ۱۲۰، وزارة الاوقاف والشؤن الإسلامية، قطر، الطبعة الثانية: ١٤١٤ ه ـ ١٩٩٤م.

(٩٠) البطاقات البنكية، ص؛ ١٨٦.

(٩١) تحفة المحتاج: ٥/ ٢٤٦، مغني المحتاج: ٢/ ١٠.

(٩٢) البطاقات البنكية، ص: ٢١٠.

(٩٣) المعايير الشرعية، املائی افادات ١٤٢٠ ه، ص: ١١٧.

(۹۴) بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام، ص:۲،۷۰۔

(۹۵) حوالہ سابق، ص:۸۸، ۸۹۔۷۷

(۹۶) حوالہ سابق، ص:۱۳۲۔

(۹۷) بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام، ص:۹۲، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۸۳، ۱۸۵، ۲۳۰، ۲۳۷، ۲۵۹، ۲۶۲۔

مسافرانِ آخرت

● **مولانا مجاہد الحسینی مدظلہٗ کی اہلیہ کا انتقال:** رفیق امیر شریعت، مجلس احرارِ اسلام کے بزرگ رہنما، مجلس تحفظ ختمِ نبوّت کے بانی رکن حضرت مولانا مجاہد الحسینی مدظلہٗ کی اہلیہ محترمہ ۳۰ ؍مئی ۲۰۱۵ء کو فیصل آباد میں انتقال کر گئیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ انتہائی صالحہ خاتون تھیں اور تحریک ختمِ نبوّت کی خاموش رکن اور خادمہ تھیں۔ اُن پر تفصیلی مضمون آئندہ شمارے میں آئے گا (ان شاء اللہ)۔ مرحومہ نے بڑی استقامت کے ساتھ مولانا مجاہد الحسینی کا ساتھ دیا اور تحریکی زندگی میں اُن کا حوصلہ بڑھایا۔ مجلس احرارِ اسلام کے تمام مراکز میں اُن کے لیے دعاءِ مغفرت اور ایصالِ ثواب کا اہتمام کیا گیا۔ ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہٗ، جناب عبداللطیف خالد چیمہ اور سید محمد کفیل بخاری نے فون پر مولانا سے تعزیت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے (آمین)۔

● گزشتہ دنوں حضرت پیر جی عبدالحفیظ رائے پوری (چک 11/11L چیچہ وطنی) کی اہلیہ اور حافظ عبدالقادر کی نانی صاحبہ انتقال کر گئیں۔

● چیچہ وطنی جماعت کے قدیم معاون شیخ محمد سعید یکم رمضان ۱۸ ؍جون ۲۰۱۵ء کو انتقال کر گئے۔

● مرکزی مسجد عثمانیہ (چیچہ وطنی) کے خادم حافظ محمد شریف کے بھائی مستری محمد یار (تلمبہ) انتقال: ۲۷ ؍مئی ۲۰۱۵ء

قارئین سے درخواست ہے کہ تمام مرحومین کے لیے دعاء مغفرت اور ایصال ثواب کا اہتمام فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ (آمین)

دعاءِ صحت

● مجلس احرار اسلام جھنگ کے سالار محمد اقبال مرزا کافی دنوں سے علیل ہیں۔ قارئین اُن کی صحت یابی اور تمام مریضوں کی شفایابی کے لیے رمضان میں خصوصی دعاؤں کا اہتمام فرمائیں۔ (ادارہ)